www.ahlehaq.org
ع جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
اِسلام اور سیاست
مذہب اور سیاست
شریعت و سیاست
مروّجہ سیاست کے شرعی احکام
اسلام میں جمہوریت کا تصوّر
غیر اسلامی حکومت کے شرعی احکام
اسلامی حکومت کا بنیادی اصول شوریٰ
اسلامی مملکت میں حکومت الٰہیہ
ووٹ کی اسلامی حیثیت
ووٹر کی شرعی حیثیت
عورت کی سربراہی
مجموعہ افادات
حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ
مع رسالہ: حکیم الامت کے سیاسی افکار
از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

اسلام اور سیاست

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

و دیگر اکابرین

مع رسالہ

حکیم الامت کے سیاسی افکار

از

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ترتیب جدید

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 4540513-4519240

اسلام اور سیاست

تاریخ اشاعت.........................ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

ناشر.........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت.........................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان　　مکتبہ رشیدیہ........رجہ بازار........راولپنڈی
ادارہ اسلامیات........انارکلی........لاہور　　یونیورسٹی بک ایجنسی.......خیبر بازار........پشاور
مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار........لاہور　　ادارۃ الانور........نیو ٹاؤن........کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ........اُردو بازار ....لاہور　　مکتبہ المنظور الاسلامیہ....جامعہ حسینیہ....علی پور
مکتبہ المنظور الاسلامیہ..........بلاک زیڈ........مدینہ ٹاؤن........بنک موڑ........فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K　　119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE　　BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

اجمالی فہرست

۲:۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تھوڑے ہی دنوں میں ایسی حالت ہوگی کہ مسلمانوں کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی۔جن کے پیچھے پیچھے پھرتا پہاڑوں کی چوٹیوں پر،اور بارش کے موقعوں پر اپنے دین کو لئے ہوئے فتنوں سے بھاگا پھرتا ہو۔روایت کیا اس کو بخاری نے۔

فائدہ:۔اگر کسی شہر میں یا کسی محلّہ میں یا کسی مجمع میں دین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو وہاں سے بشرط قدرت علیحدگی واجب ہے۔البتہ اگر یہ شخص عالم،مقتدا ہے اور لوگوں کو اس سے دینی حاجات واقع ہوتی ہوں تو ان میں رہ کر صبر کرے۔اور اگر کوئی اس کو پوچھتا ہی نہ ہو، نہ ان کی اصلاح کی امید ہو تو بھی بہتر ہے کہ ان سے علیحدہ ہو جائے۔(فروع الایمان ۶۴)

مذہبی امور میں حکومت کو دخل دینے کا حق نہیں

فرمایا کہ وقف بھی چونکہ ایک مذہبی رکن ہے اس لئے گورنمنٹ کی مداخلت اس میں جائز نہیں، جیسا کہ نماز،روزہ،زکوٰۃ وغیرہ میں مداخلت جائز نہیں اسی طرح نکاح وطلاق میں بھی یہی حکم ہے۔

اگر شبہ ہو کہ شوہر تین طلاق دے کر پھر رکھنا چاہتا ہے تو مطلقہ کا استخلاص (یعنی چھٹکارا) کفار کی عدالت سے تو شرعاً جائز ہے (تو یہ مداخلت کیسے گوارا کر لی گئی؟) تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ گورنمنٹ سے طلاق واقع ہونے میں امداد نہیں ملتی بلکہ طلاق کا جو اثر ہوتا ہے اس میں امداد چاہتی ہے۔یعنی طلاق کے بعد جو اس کو آزادی ہونی چاہئے اس میں امداد چاہتی ہے۔ اور اسی طرح اپنے کو نقصان سے بچانا چاہتی ہے۔

پھر اگر شبہ ہو کہ وقف میں بھی متولی بڑی گڑ بڑی کرتے ہیں اور وقف کے مال کو کھا ڈالتے ہیں اور محتاج و مسکین محروم رہ جاتے ہیں اس طرح مساکین کا نقصان ہوتا ہے (تو یہاں وقف کے معاملہ میں نقصان سے بچنے کے لئے حکومت کا دخیل بننا صحیح ہونا چاہئے)

لیکن غور کرنے کی بات ہے کہ یہ صورت عدم النفع (یعنی نفع نہ ہونے) کی نہ ضرر کی۔ اس لئے وقف کو مطلقہ کے خلاصی حاصل کرنے پر قیاس نہیں کر سکتے۔کیونکہ متولیوں کی گڑ بڑی سے مسکینوں کا ضرر نہیں،ہاں عدم النفع ضرور ہے (دونوں میں بڑا فرق ہے)

مثلاً کسی کی جیب سے سو روپیہ کا نوٹ نکال کر لے لے یہ تو اس کا ضرر (نقصان)

ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس کو سو روپیہ کا نوٹ دینے والا تھا مگر دیا نہیں، یا کسی نے دینے نہیں دیا۔ تو یہ جس کو دینے والا تھا اس کا ضرر (نقصان) نہیں ہوا، بلکہ عدم النفع (یعنی نفع نہ ہونے کی) صورت ہوئی۔ پس ضرر اور ہے اور عدم النفع اور ہے۔

مذہبی امور میں حکام کا جبراً دست اندازی کرنا
اور محکوم مسلمانوں کا اس پر راضی ہو جانا

سوال:۔ گورنمنٹ اپنی مملوکہ اراضی میں رفاہ عام کے لئے ایک شفاخانہ بنانا چاہتی ہے اس اراضی میں بعض منہدم مساجد بھی ہیں۔ گورنمنٹ ان کو اپنے خرچ سے بنانے کا وعدہ کرتی ہے۔ مگر عام لوگوں کو وہاں اجازت دینا مشکل ہے۔ البتہ شفاخانہ کے مریضوں اور ملازموں کو ہر وقت اجازت ہے اور ایک مسجد کو بنانے سے کسی وجہ سے عذر کرتی ہے مگر اس کے تحفظ کے لئے احاطہ اس کا بھی بنا دینے کو کہتی ہے سوال یہ ہے کہ اس صورت کو اگر مسلمان منظور کر لیں تو یہ جائز ہے یا نہیں......؟

الجواب:۔ احکام شرعیہ دو قسم کے ہیں۔ ایک اصلی، دوسرے عارضی۔ یعنی احکام کبھی شئی کی ذات پر نظر کر کے مرتب ہوتے ہیں اور کبھی عوارض پر نظر کر کے۔ اور ان دونوں قسم کے احکام باہم مختلف بھی ہو جاتے ہیں۔

صورت مسئلہ میں حکم اصلی یہی تھا کہ مسجد ہر طرح آزاد ہے ان میں کسی وقت کسی کو نہ نماز پڑھنے کی ممانعت کی جائے نہ آنے جانے سے الا لمصلحه المساجد اور یہ حکم اس وقت ہے جب مسلمان بغیر کسی شورش (یعنی مسلمانوں کے خطرہ اور ضرر لاحق ہوئے بغیر) اس پر قادر ہوں۔

اور حکم عارضی یہ ہے کہ جس صورت پر صلح کی جاتی ہے اس پر رضامند ہو جائیں اور یہ حکم اس حالت میں ہے جب مسلمان حکم اصلی پر قادر نہ ہوں۔

اس کی نظیر مسجد الحرام ہے جب تک اس پر مشرکین مسلط رہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز بھی پڑھتے رہے، بیت اللہ کا طواف بھی فرماتے رہے۔ اسی درمیان میں وہ زمانہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے عمرہ کے لئے مکہ تشریف لائے۔ اور مشرکین نے